سوال

(154)شیعہ راوی

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا صحیح بخاری میں شیعہ راوی موجودہیں اوریہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا امام نسائی اورامام حاکم رحمہم اللہ بھی شیعہ تھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں واقعتا صحیح بخاری میں کچھ شیعہ راوی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک شیعہ اورروافض میں بہت فرق ہے ان کا معاملہ آج کل کے شیعہ حضرات کی طرح نہ تھاکہ ان کے روافض کے مابین کچھ فرق وامتیاز نہیں بلکہ متقدمین کے نزدیک شیعہ سے مرادوہ لوگ تھے جوصرف تفضیل کے قائل تھے یعنی علی رضی اللہ عنہ کوعثمان رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے تھے ،اگرچہ عثمان رضی اللہ عنہ کوبرحق امام اورصحابی سمجھتے تھے مگراس طرح کے کچھ لوگ اہل سنت میں بھی گذرے ہیں جوعلی رضی اللہ عنہ کوعثمان رضی اللہ عنہ سے افضل قراردیتے تھے لہذا یہ ایسی بات نہیں جوبہت بڑی قابل اعتراض ہوہاں کچھ شیعہ شیخین ابوبکروعمر رضی اللہ عنہما سے علی رضی اللہ عنہ کوافضل سمجھتے تھے اگرچہ وہ شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق اس عقیدہ کے حامل بھی تھے کہ وہ برحق امام اورصحابی رضی اللہ عنہم تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ کوافضل قراردیتے تھے اوران کی بات زیادہ سے زیادہ بدعت کے زمرہ میں آتی ہے اوراصول حدیث میں بتدعین کی روایت کودرج ذیل شرائط سے قبول کیاگیا ہے ۔

(1)وہ صدوق ہومتہم بالکذب نہ ہو،عادل ہو۔

(2)وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔

(3)اس کی روایت اس کی بدعت کی مؤیدنہ ہو۔

باقی روافض وہ تومتقدمین کے نزدیک وہ تھے جوعلی رضی اللہ عنہ اورکچھ دیگرصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگرتمام صحابہ کومعاذاللہ بے دین اورغاصب وغیرہ کہتے رہتے ہیں گویاان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگرکوترک کردیاہے اس طرح کے شخص کی روایت قطعاغیر مقبول ہے ۔

شیعیت اوررافضیت کی یہ تحقیق علامہ امیر علی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب کے حاشیہ کے متصل بعدیعنی تقریب کے ساتھ متصل شامل کردیاہے ،اس میں اس کے متعلق دوسرے کئی اصول حدیث کے مسائل اورفن رجال وغیرہ کے متعلق کافی باتیں لکھی ہیں یہ رسالہ قابل دیدولائق مطالعہ ہے ۔

الحمدللہ صحیح بخاری میں جو شیعہ راوی ہیں وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہیں اوران کی روایات بدعت کی مئوید بھی نہیں اوروہ فی نفسہ ثقہ وصدوق ہیں بلکہ کچھ روایات ان سے ایسی بھی مروی ہیں جوان کی بدعت خلاف ہیں لہذاایسے راویوں کی روایت میں کچھ حرج نہیں لہذاامام محدثین بخاری پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا ۔ تفصیل کےلیے اصول حدیث کی کتب کا مطالعہ کیاجائے ۔

باقی رہاامام نسائی کا معاملہ توان کے متعلق شیعہ ہونے کی بات کہنا بالکل غلط ہے اورامام موصوف پر اتہام ہے ۔ باقی امام صاحب نے جوکتاب خصائص علی لکھی ہے وہ اس لیے کہ ان کا کچھ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑاتھاجو علی رضی اللہ عنہ سے بالکل منحرف تھے اوران کے متعلق ناشائستہ لفاظ کہتے تھے ،اس لیے اسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کی مدافعت میں یہ کتاب لکھی اس کتاب میں کچھ احادیث صحیح توکچھ ضعیف بھی مگر یہ تومحدثین کرتے آئے ہیں (کہ اپنی کتب صحیح وضعیف سب طرح کی احادیث درج کرتے ہیں) دیکھئے ترمذی ،ابن ماجہ ،ابوداودان سب کتب میں کچھ احادیث صحیح ہیں توکچھ ضعیف ۔

امام حاکم واقعتا شیعیت کی طرف مائل تھے جیساکہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں صراحت فرمائی ہے لیکن غالی شیعہ یارافضی نہ تھے بلکہ صرف تفضیل کے قائل تھے اورحضرات شیخین کی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کرنے والے تھے اور شیعیت اوررافضیت کا فرق میں اوپر درج کرآیاہوں امام حاکم کا مقام حدیث میں بہت بلند ہے ،ان کے ترجمہ کوکتب تاریخ اورتذکرۃ الحفاظ میں دیکھا جائے تومعلوم ہوگا کہ بڑے بڑے ائمہ اورحفاظ حدیث نے ان کی بہت ثناء بیان کی ہے باقی رہی ان کی کتاب المستدرک تومعلوم ہوتاہے کہ انھیں اس کی تبییض ونظرثانی کا موقع نہیں مل سکا ،اس لیے اس میں کچھ منکراورموضوع احادیث ہیں اس کے باوجود بھی اس میں کافی احادیث صحیح اورحسن ہیں ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 549

محدث فتویٰ